السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد حلقہ قبرستان میں بنائی گئی ہے جو گاؤں کے قریب ہے۔ اب بعض لوگ اس میں نماز پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے وہ دلیل دیتے ہیں کہ جو مسجد قبروں میں ہو اس میں نماز جائز نہیں جو پڑھتے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ مسجد قبروں کے ایک طرف ہے اور قبریں اس کے آگے نہیں۔ اب عرض ہے کہ فریق اوّل اور فریق ثانی میں سے حق پر کون ہے؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا قبریں گرا کر مسجد بنا سکتے ہیں اور کیا مسجد نبوی قبریں گرا کر بنائی گئی تھی یا بعض حصہ میں قبریں تھیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مسجد پہلے ہو اور قبریں بعد میں ہوں اور سامنے قبریں نہ ہوں بلکہ ایک طرف ہوں یا پیچھے ہوں تو پھر دوسرا فریق حق پر ہے اور اگر قبریں پہلے ہوں اور مسجد بعد میں بنی ہو تو پہلی فریق حق پر ہے۔

قبریں گرا کر مسجد بنانا

مسجد نبوی قبرستان میں بنی تھی مگر وہ مشرکوں کی قبریں تھیں جن کے نام و نشان مٹا کر ہڈیاں نکال کر پھینک دی گئی تھیں۔ اہل اسلام کی قبریں اکھاڑ کر مسجد بنانی درست نہیں۔ ہاں اگر مسجد پہلے ہو اور اس کے احاطہ میں بعد کو قبر بنائی گئی ہو تو اس کا اکھاڑنا ضروری ہے۔ خواہ مسلمان کی ہو کیونکہ مسجد میں قبر منع ہے جیسے قبرستان میں مسجد منع ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص341

محدث فتویٰ